© rasailojaraid.com



انا للہ و انا الیہ راجعون

# سید حبیب الرحمٰن شاہ بخاری بھی چل دیئے

تحریر:- ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر۔ اسلام آباد

چودھویں صدی ہجری کی پہلی سات دہائیوں میں بالخصوص برصغیر پاک و ہند کی سرزمین اہل علم و فضل اور اصحاب زھد و تقویٰ سے مالا مال تھی۔ محدثین کرام کی وارث جماعت اہل حدیث کے اعاظم رجال ملک کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے تھے۔ دعوت و دین کا کام زوروں پر تھا اور مسلک اہلحدیث کی نشر و اشاعت کیلئے تمام وسائل بروئے کار لائے جا رہے تھے۔ شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی کی برپا کردہ تحریک تجدید و احیاء دین اپنے حقیقی رنگ میں ظاہر ہو چکی تھی۔ شیخ الکل فی الکل میاں سید نذیر حسین محدث دہلویؒ کے تلامذہ اور نواب سید صدیق الحسن خان قنوجیؒ کی تالیفات کے انقلابی آثار نمایاں ہو رہے تھے۔ درس و تدریس میں حافظ عبداللہ غازی پوریؒ استاذ پنجاب حافظ عبدالمنان وزیر آبادیؒ تصنیف و تالیف میں مولانا شمس الحق عظیم آبادیؒ، مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوریؒ اور مولانا محمد جونا گڑھیؒ بحث و مناظرہ اور دفاع عن الحق کے میدان میں مولانا محمد حسین بٹالویؒ اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ وعظ و ارشاد میں مولانا عبدالعزیز رحیم آبادیؒ، مولانا محمد ابراہیم آرویؒ اور مولانا عبدالوہاب دہلویؒ جیسے قدر آور لوگ مصروف عمل تھے۔ ان لوگوں کی تعداد اللہ کے فضل سے اتنی زیادہ تھی کہ ناموں کا انتخاب مسئلہ بن جاتا ہے، بلکہ بعض تو پورے پورے خاندان دعوتی کاموں میں مشغول تھے۔ اس دور میں غزنوی، لکھوی اور روپڑی خاندان کے بزرگوں نے فیضان حدیث عام کیا۔

**مرحوم کی دعوتی اور جماعتی خدمات کو عرصہ تک یاد رکھا جائے گا۔**

جہاں ظاہری اصلاح و دعوت کا کام جاری تھا، وہاں باطنی اصلاح اور زہد و تقویٰ کے میدان میں بھی جماعت غنی تھی۔ سید عبداللہ غزنوی، سید امام عبدالجبار غزنویؒ، مولانا محی الدین عبدالرحمان لکھویؒ، صوفی ولی محمد فتوحی والے، میاں محمد باقرؒ اور سید محبوب شاہ صاحبؒ کے اسمائے گرامی سے کون ناواقف ہے۔ نیز سید محمد شریف گھڑیالویؒ اور قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ کی زاہدانہ زندگیاں اور ان کے تلمیذ خاص صوفی ولی محمد صدر والے ضرب المثل ہیں۔ رحمهم الله رحمة واسعة۔

یہ قصہ طولانی اور لمبی کہانی ہے۔

مختصراً انہی اصحاب زہد و تقویٰ اور ناشرین طریقت محمدیہ میں سید محبوب شاہ صاحب بخاری ہیں۔ جنہیں اللہ نے پانچ بیٹے عطا فرمائے۔ جن میں سید عبدالرحیم شاہ بخاری اوائل عمر میں اپنے علم و فضل کا لوہا منوا کر جواں مرگ ہو گئے۔ سید عبداللہ شاہ بخاری بھی مصروف علمی شخصیت تھے۔ اس کے علاوہ سید بلال شاہ اور سید عبدالرحمٰن بخاری اور سید حسان شاہ تھے۔

انہی سید حسان شاہ بخاری کے ہاں 1943ء میں سید حبیب الرحمٰن شاہ بخاری پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خاندانی بزرگوں سے حاصل کی۔ خطابت کی تربیت سید عبدالغنی شاہؒ بخاری سے لی اور حدیث کی تعلیم جامعہ قدس اہلحدیث چوک دال گراں لاہور میں فقیہ العصر حافظ محمد عبداللہ روپڑیؒ محدث سے مکمل کی اور وہیں سے 1961ء میں فارغ ہوئے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد میدان



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خطابت میں قدم رکھا اور اوائل عمر میں ملک بھر کے جماعتی حلقوں میں شہرت حاصل کی اور بڑی بڑی کانفرنسوں اور اجتماعات کی رونق دوبالا کرنے لگے۔ راجہ جنگ ضلع قصور کا یہ پرسوز خطیب اور پرجوش مقرر اس چھوٹے سے قصبے میں تو نہ سما سکتا تھا چنانچہ اپنی تبلیغی و دعوتی اور جماعتی سرگرمیوں کیلئے شاہ صاحب مرحوم نے راولپنڈی میں ڈیرہ ڈالا اور یہیں کے ہو رہے اور بالآخر یہیں سے اور اسی مسجد دارالعلوم سے ان کا جنازہ اٹھا اور خوب اٹھا۔

مرحوم نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے کئی میدانوں میں کام کیا۔ ایک طرف زندگی بھر جماعتی کاموں میں سرگرم رہے، جہاں انہوں نے مدت تک مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ناظم تعلیمات اور پھر عرصہ تک وفاق المدارس السلفیہ کے رئیس عام کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ کسی نہ کسی صورت میں وہ زندگی بھر مرکزی کابینہ کے ساتھ مصروف کار رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اور دیگر احباب کی مساعی کو قبولیت سے نوازے۔ ربع صدی سے بھی زیادہ عرصہ تک راولپنڈی کی جماعت اہلحدیث حافظ محمد اسماعیل ذبیح مرحوم، چوہدری محمد یعقوب مرحوم اور سید حبیب الرحمٰن شاہ بخاری کے نام سے جانی پہچانی جاتی رہی ہے۔

مرحوم نے جماعتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ سرکاری اداروں اور مجالس میں بھی مدت تک جماعتی موقف کی نمائندگی کی، جن میں مرکزی رویت ہلال کمیٹی اور دینی مدارس کیلئے قائم کردہ نصاب کمیٹی قابل ذکر ہیں۔

> **مرحوم نے جماعتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ سرکاری اداروں اور مجالس میں بھی مدت تک جماعتی نمائندگی کی۔**

مرحوم جنرل ضیاء الحق کے عہد حکومت میں اسلام آباد کے نہایت شاندار علاقے ایچ ۔ ایٹ میں ایک عظیم الشان دارالعلوم کے قیام کیلئے وسیع عریض قطعہ اراضی کے حصول کے لئے دیگر بزرگوں کے ساتھ ان کی مساعی بھی قابل قدر و ذکر ہیں: مولانا معین الدین لکھوی، میاں فضل حق مرحوم اور چوہدری محمد یعقوب کی انتھک محنت سے یہ چالیس کنال رقبہ وسط اسلام آباد میں مسلک اہلحدیث کی نشر و اشاعت کیلئے میسر آیا، جہاں جامعہ سلفیہ اسلام آباد قائم اور مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مرکزیت سے نوازے اور علم و عمل کا گہوارہ بنائے۔ جماعتی محبت و الفت اور اتحاد و اتفاق کی علامت بنائے۔

شاہ صاحب مرحوم زندگی کے آخری سالوں میں اس کے رئیس کی حیثیت سے اپنی دینی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے تھے اور اسی کے ہو کر رہ گئے تھے۔ بالآخر یہ ہنگامہ خیز اور بھرپور زندگی بسر کرنے والا تنومند سید زادہ بغیر کسی طویل بیماری کے موت کے سامنے سرانداز ہو کر 18 اپریل 2000ء کی صبح قبل نماز فجر خالق حقیقی سے جا ملا۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون"

ان اللہ ما اخذ و لہ ما اعطیٰ و کل شئی عندہ باجل مسمی و لا نقول الا ما یرضی بہ ربنا و انا لفراقک یا حبیب لمحزونون۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی لغزشیں معاف فرمائے، حسنات قبول فرمائے اور ان کے ساتھ اپنے صالح بندوں والا سلوک فرمائے۔ مرحوم کے بعض ذاتی محاسن اور دعوتی خدمات کو جماعتی حلقوں میں عموماً اور راولپنڈی میں خصوصاً دیر تک یاد رکھا جائے گا۔ اللھم اغفرلہ و ارحمۃ و عافہ واعف عنہ۔

## فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"سات تباہ کن گناہوں سے بچو۔"

لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ وہ کون سے گناہ ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: (۱) اللہ کیساتھ کسی کو شریک کرنا۔ (۲) جادو کرنا۔ (۳) ناحق کسی آدمی کو مار ڈالنا۔ (۴) سود کھانا۔ (۵) یتیم کا مال ہڑپ کرنا۔ (۶) میدان جہاد سے بھاگ جانا (۷) مومن بھولی بھالی پاکدامن عورتوں کو بدکاری کی تہمت لگانا۔" (بخاری، مسلم، ابوداؤد)



© rasailojaraid.com